"سود زنا سے بڑا گناہ ہے" والی روایات کا علمی تجزیہ

A Critical Analysis of the *riw┐ y┐ t* declaring Rib┐ worst than Adultery

سراج الاسلام حنیف*

Abstract

Rib┐ is absolutely prohibited and unquestionably forbidden by the Qur'┐ n and authentic sayings of the Prophet (PBUH). The philosophy behind the ban of usury is providing roots for a prosperious society and avoiding exploitation of poor at the hands of rich. This article critically investigates the authenticity level of riw┐ y┐ t declaring rib┐ worst than adultery and suggests that the attribution of these reports to the Prophet of Islam cannot be proved. Although rib┐ is a major sin and all transactions based on it are verboten but the wording of reports mentioned in the present article cannot be verified.

سود، زنا سے بڑا گناہ ہے۔ اس سلسلے میں کئی احادیث وارد ہیں جن کی تفصیل ذیل میں پیش کی جاتی ہے:

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی روایت:

یہ روایت دو طرق سے مروی ہے:

پہلا طریق: ابو مجاہد عن ثابت البنانی عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ مرفوعاً:

"إِنَّ الدِّرْهَمَ يُصِيبُهُ الرَّجُلُ مِنَ الرِّبَا، أَعْظَمُ عِنْدَ اللَّهِ فِي الْخَطِيئَةِ مِنْ سِتٍّ وَثَلَاثِينَ زِنْيَةً يَزْنِيهَا الرَّجُلُ"[1]

"اللہ کے نزدیک ایک شخص سود کھانے سے چھتیس مرتبہ بدکاری کرنے سے زیادہ کا گناہ کرتا ہے۔"

امام بیہقی اس روایت کو نقل کر کے لکھتے ہیں:

"تَفَرَّدَ بِهِ أَبُو مُجَاهِدٍ عَبْدُ اللهِ بْنُ كَيْسَانَ الْمَرْوَزِيُّ عَنْ ثَابِتٍ وَهُوَ مُنْكَرُ الْحَدِيثِ"[2]

"اس روایت کو ثابت بنانی سے نقل کرنے میں ابو مجاہد عبد اللہ بن کیسان مروزی منفرد ہے جب کہ یہی ابو مجاہد منکر الحدیث ہے۔"

امام بخاری نے اسی عبد اللہ بن کیسان کے بارے میں لکھا ہے: حدیث کا علم رکھنے والوں میں سے نہیں۔ منکر الحدیث ہے۔[3]

* اسسٹنٹ پروفیسر علوم اسلامیہ، عبد الولی خان یونیورسٹی، مردان۔

دوسرا طریق: طلحہ بن زید عن الاوزاعی عن یحییٰ بن ابی کثیر عن انس بن مالکؓ مرفوعاً:

''الرِّبَا سَبْعُونَ بَابًا أَهْوَنُ بَابٍ مِنْهُ الَّذِي يَأْتِي أُمَّهُ فِي الإِسْلامِ وَهُوَ يَعْرِفُهَا''[4]

''سود کے ستر باب ہیں جس میں سے کم یہ ہے کہ ایک شخص مسلمان ہو کر جانتے بوجھتے اپنی ماں سے زنا کرے۔''

اس کا راوی طلحہ بن زید القرشی ابو مسکین الرقی ہے جس کے بارے میں:

امام علی المدینی کہتے ہیں: احادیث وضع کرتا تھا۔[5]

امام بخاری فرماتے ہیں: منکر الحدیث ہے۔[6]

امام نسائی فرماتے ہیں: متروک الحدیث ہے۔[7]

سیدنا انس بن مالک ؓ کی اس روایت کا پہلا طریق بے اصل اور دوسرا طریق باطل ہے اس لیے شواہد و متابعات میں بھی معتبر نہیں چہ جائے کہ اس سے کوئی استدلال کیا جاسکے۔

سیدنا براء بن عازبؓ کی روایت-

یہ روایت دو طرق سے مروی ہے:

پہلا طریق: یحییٰ بن اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ از سیدنا براء بن عازبؓ مرفوعاً:

'' اَلرِّبَا اثْنَانِ وَسَبْعُونَ بَابًا أَدْنَاهَا مِثْلُ إِتْيَانِ الرَّجُلِ أُمَّهُ ''[8]

''سود کے بہتر باب ہیں جس میں سے کم یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی ماں سے زنا کرے۔''

یہ روایت مرسل ہے اور یحییٰ اور اُس کے والد اسحاق کی ملاقات سیدنا براء بن عازب سے ثابت نہیں''[9]

دوسرا طریق: عمر بن راشد عن یحییٰ بن ابی کثیر عن اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ عن البراء بن عازبؓ مرفوعاً:

''الرِّبَا اثْنَانِ وَسَبْعُونَ بَابًا أَدْنَاهَا مِثْلُ إِتْيَانِ الرَّجُلِ أُمَّهُ ''[10]

''سود کے بہتر باب ہیں جس میں سے کم یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی ماں سے زنا کرے۔''

اس عمر بن راشد یمامی کے بارے میں امام احمد فرماتے ہیں: اُس کی روایت کچھ بھی نہیں۔[11] امام بخاری فرماتے ہیں: یحییٰ بن ابی کثیر سے اس کی روایت مضطرب ہوتی ہے۔[12] حافظ ابن حبان لکھتے ہیں: ثقہ ائمہ سے موضوع روایات نقل کرتا ہے۔ کتابوں میں اس کا ذکر سوائے قدح و تنقید کے جائز نہیں اس کی روایت ازراہ تعجب لکھی جاسکتی ہے۔[13] یہ روایت بھی شدید ضعیف ہے۔ ناقابل استدلال ہے اور شواہد و متابعات میں بھی نہیں پیش کیا جاسکتی۔

سیدنا عبد اللہ بن سلامؓ کی روایت-

یہ روایت تین طرق سے مروی ہے:

پہلا طریق : المقدام بن داود ' حدثنا ابوالاسود النضر بن عبد الجبار قال حدثنا ابن لہیعہ عن ابی عیسیٰ الخراسانی سلیمان بن کیسان عن عطاء الخراسانی عن عبداللہ بن سلامؓ مرفوعاً:

"الدِّرْهَمُ يُصِيبُهُ الرَّجُلُ مِنَ الرِّبَا أَعْظَمُ عِنْدَ اللهِ مِنْ ثَلَاثَةٍ وَثَلَاثِينَ زَنْيَةٍ يَزْنِيهَا فِي الْإِسْلَامِ "[14]

"سود کا ایک درہم جب انسان کو مل جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ اسلام کی حالت میں ۳۳ بار زنا کرنے سے بڑا ہے۔"

اس روایت کی سند میں کئی کمزوریاں ہیں:

مقدام بن داود کے بارے میں امام ابن ابی حاتم لکھتے ہیں : میں نے مصر میں اُن سے حدیث سنی ہے۔ محدثین اُن کے بارے میں کلام کرتے ہیں۔[15] امام نسائی نے الکنیٰ میں ان کے بارے میں لکھا ہے کہ ثقہ نہیں۔[16] ابن لہیعہ کا نام عبداللہ بن لہیعہ ابوعبدالرحمن المصری القاضی ہے۔ امام یحییٰ بن معین کہتے ہیں: اس کی حدیث قوی نہیں ہوتی۔ ضعیف الحدیث ہیں۔ ۱۷۰ھ کو ان کی کتابیں جل گئی تھیں جس کے بعد اُن کا حافظہ خراب ہو گیا تھا اس لیے کتابیں جل جانے سے پہلے جن محدثین نے ان سے روایتیں لی ہیں وہ قابل استدلال ہیں اور بعد والی روایتیں ناقابل استدلال ہیں۔ حافظ ابی زرعہ کہتے ہیں :قدماء اور متاخرین کی اُن سے مرویات ایک جیسی ضعیف ہیں البتہ امام ابن المبارک اور ابن وہب اُن کی روایات کے مصادر کا علم رکھتے ہیں اِس لیے اُن کی اس سے روایت کردہ احادیث لکھنے میں کوئی حرج نہیں۔ ابن لہیعہ کا ضبط کم زور تھا اس لیے اُن کی روایت ناقابل احتجاج اور ناقابل استدلال ہوتی ہے۔[17] اس روایت میں اضطراب ہے اس لیے کہ معمر بن راشد نے سلیمان بن کیسان کے خلاف اسے سیدنا عبداللہ بن سلامؓ سے مرفوعاً نہیں بلکہ موقوفاً روایت کیا ہے۔[18]

اسے امام بیہقی نے بھی امام عبدالرزاق ہی کے سند سے موقوفاً روایت کیا ہے۔[19]

اس کی سند میں انقطاع ہے' چنانچہ حافظ ہیثمی لکھتے ہیں:

"رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْكَبِيرِ. وَعَطَاءٌ الْخُرَاسَانِيُّ لَمْ يَسْمَعْ مِنَ ابْنِ سَلَامٍ"[20]

"اسے طبرانی نے معجم کبیر میں روایت کیا ہے اور عطاء خراسانی نے سیدنا عبداللہ بن سلامؓ سے کوئی روایت نہیں سنی۔"

اس سے معلوم ہوا کہ اس روایت کا یہ طریق بھی شدید ضعیف ہے اس لیے کہ اس کے بعض رُواۃ ناقابل اعتماد اور غیر ثقہ ہیں اور یہ روایت مضطرب اور منقطع ہے۔ اس تحقیق کے تناظر میں حافظ ابن حجر کا یہ ارشاد درست معلوم نہیں ہوتا کہ:

"وَأَخْرَجَهُ الطَّبَرَانِيُّ أَيْضًا مِنْ طَرِيقِ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِيِّ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ مَرْفُوعًا وَعَطَاءٌ لَمْ يَسْمَعْ مِنَ ابْنِ سَلَامٍ وَهُوَ شَاهِدٌ قَوِيٌّ"[21]

"اسے طبرانی نے بھی عطاء خراسانی کے طریق سے سیدنا عبد اللہ بن سلامؓ سے روایت کی ہے عطاء نے سیدنا عبد اللہ بن سلامؓ سے روایت نہیں سنی۔ اور یہ قوی شاہد ہے۔"

کوئی منقطع اور مضطرب روایت کیوں کر قوی ہو سکتی ہے؟

دوسرا طریق: زید بن اسلم عن عطاء بن یسار عن عبد اللہ بن سلامؓ موقوفاً:

"الرِّبَا اثْنَانِ وَسَبْعُونَ حُوبًا وَأَدْنَى فَرْحَتِهِ مِثْلُ أَنْ يَقَعَ الرَّجُلُ عَلَى أُمِّهِ"[22]

"سود کے ۷۲ قسم کے گناہ ہیں جن میں سے ادنیٰ یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی ماں سے بدکاری کرنے سے خوش ہو۔"

تیسرا طریق: عکرمہ بن عمار عن یحییٰ بن ابی کثیر عن ابی سلمۃ عن عبد اللہ بن سلامؓ موقوفاً قال:

"الرِّبَا سَبْعُونَ بَابًا، أَصْغَرُهَا كَالَّذِي يَنْكِحُ أُمَّهُ"[23]

"سود کے ستر باب ہیں جن میں سے سب سے چھوٹا یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی ماں کے ساتھ منہ کالا کرے۔"

یہ طریق بھی ضعیف ہی ہے اس لیے کہ:

یہ روایت بھی موقوف ہی ہے اور یہی راجح ہے چنانچہ امام منذری لکھتے ہیں:

"رَوَاهُ ابْنُ أَبِي الدُّنْيَا وَالْبَغَوِيُّ وَغَيْرُهُمَا مَوْقُوفاً عَلَى عَبْدِ اللهِ وَهُوَ الصَّحِيحُ"[24]

"ابن ابی الدنیا اور بغوی وغیرہ نے اسے سیدنا عبد اللہ بن سلامؓ سے موقوفاً نقل کیا ہے اور یہی صحیح ہے۔"

اس کا ایک راوی عکرمہ بن عمار ابو عمار یمامی عجلی ہے جس کے بارے میں امام احمد فرماتے ہیں:

یحییٰ بن ابی کثیر سے اس کی روایت ضعیف ہوتی ہے۔ صحیح نہیں ہوتی۔[25]

حافظ ذہبی لکھتے ہیں:

"ثِقَةٌ إِلاَّ فِيْ يَحْيَى بِنْ أَبِيْ كَثِيْرٍ فَمُضْطَرِبٌ وَكَانَ مُجَابَ الدَّعْوَةِ"

"ثقہ ہیں مگر یحییٰ بن ابی کثیر سے اس کی روایت مضطرب ہوتی ہے۔ مجاب الدعاء تھے"[26]

اس روایت کے ضعیف ہونے کے دو سبب ہیں:

عکرمہ بن عمار ثقہ راوی ہیں لیکن یحییٰ بن ابی کثیر سے اُس کی روایتیں مضطرب ہوتی ہیں۔ امام اوزاعی جو عکرمہ بن عمار سے کئی گُنّا ثقہ ہیں اُنہوں نے اس کو سیدنا ابن عباس سے موقوفاً روایت کیا ہے جس کے بارے میں امام ابن ابی حاتم لکھتے ہیں:" قَالَ أَبِي: هَذَا أشبَهُ"[27]

" میرے والد نے کہا یہ (سیدنا ابن عباس سے موقوفاً) زیادہ درست ہے۔"

سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت:

اُن کی روایت چار طرق سے مروی ہے:

پہلا طریق: ابراہیم بن عمر أبو إسحاق الصنعاني قال: سمعتُ النعمان یقول إنہ سمع طاوساً یقول ابن عباس عن النبی ﷺ یقول:

'إِنَّ الرِّبَا نَيِّفٌ وَسَبْعُونَ بَابًا أَوْ وَنُهُنَّ بَابًامِنَ الرِّبَا مِثْلُ مَنْ أَتَى أُمَّهُ فِي الْإِسْلَامِ'[28]

"سود کے کچھ اوپر ستر گناہ ہیں جن میں سے معمولی یہ ہے کہ ایک شخص مسلمان ہو کر اپنی ماں کے ساتھ منہ کالا کرے۔"

یہ روایت ضعیف ہے اس لیے کہ اس کا راوی ابراہیم بن عمر صنعانی طبقہ دہم کے مستور راوی ہیں۔[29]

نیز حافظ ابوزرعہ سے اس سند کے ساتھ مروی اس روایت کے بارے میں پوچھا گیا تو اُنہوں نے فرمایا: یہ حدیث منکر ہے۔[30]

دوسرا طریق: عکرمۃ مولیٰ ابن عباس عن ابن عباس مرفوعاً۔ عکرمہ سے یہ کئی اسانید سے مروی ہے۔ ابراہیم بن زیاد قرشی عن خصیف بن عبدالرحمن عن عکرمۃ مولیٰ ابن عباس عن ابن عباسؓ مرفوعاً

"وَمَنْ أَكَلَ دِرْهَمَ رِبًا كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ إِثْمِ سِتٍ وَثَلَاثِينَ زِنْيَةٍ فِي الإِسْلامِ"[31]

"جس نے سود کا ایک درہم کھالیا تو اُس پر اسلام کی حالت میں ۳۶ بار زنا کرنے کا گناہ ہے۔"

یہ طریق بھی ضعیف ہے اس لیے کہ خطیب بغدادی اس کے راوی ابراہیم بن زیاد قرشی کے بارے میں لکھتے ہیں کہ اس کی حدیث میں نکارت ہوتی ہے۔... امام یحییٰ بن معین فرماتے ہیں :ابراہیم بن زیاد قرشی کو میں نہیں جانتا۔[32] نیز اس کے راوی خصیف بن عبدالرحمن الجزری ابوعون کے بارے میں امام ابن ابی حاتم لکھتے ہیں: خصیف نیک اور صالح تھا مگر مختلط تھا اور سوء حفظ کا شکار ہوا تھا۔[33]

امام دراقطنی کہتے ہیں: شواہد میں پیش کیے جاسکتے ہیں۔ وہم کا شکار ہوتے ہیں۔[34]

حنش الرجبی عن عکرمۃ عن ابن عباسؓ مرفوعاً:

"مَنْ أَكَلَ دِرْهَمًا مِنْ رِبًا فَهُوَ مِثْلُ ثَلَاثَةٍ وَثَلَاثِينَ زِنْيَةً"[35]

"جس نے سود کا ایک درہم کھایا تو اس کی مثال ۳۶ بار زنا کرنے کی طرح ہے۔"

اس کا راوی حنش الرحبی ہے۔ حنش لقب ہے اور اصل نام حسین ابو علی رحبی صنعانی ہمدانی ہے۔ احادیث میں قلب ہیر پھیر کر لیا کرتا تھا۔ امام احمد اسے کذاب اور امام یحییٰ بن معین اسے متروک کہتے ہیں۔ [36]
حافظ ذہبی نے ائمہ فن کے حوالے سے لکھا ہے کہ یہ راوی متروک الحدیث ہے اور زیر بحث روایت اس کی منکر روایات کے لیے بطور مثال پیش کی ہے۔ [37]

سعید بن رحمۃ مصیصی ‘حدثنا محمد بن حمیر عن ابراہیم بن ابی عبلۃ عن ابن عباسؓ مرفوعاً:

"مَنْ أَعَانَ ظَالِمًا بِبَاطِلٍ لِيَدْحَضَ بِبَاطِلِهِ حَقًّا فَقَدْ بَرِئَ مِنْ ذِمَّةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ ، وَذِمَّةِ رَسُولِهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ، وَمَنْ أَكَلَ دِرْهَمًا مِنْ رِبًا فَهُوَ مِثْلُ ثَلَاثٍ وَثَلَاثِينَ زَنْيَةً "[38]

"جس نے باطل میں کسی ظالم کی مدد کی تاکہ حق کو دبا دے اور جس نے سود کا ایک درہم کھایا تو اس کی مثال ۳۳ بار زنا کرنے کی طرح ہے۔"

اس کا راوی سعید بن رحمۃ بن نعیم مصیصی ہے جس کی روایت اس لیے ناقابل احتجاج و ناقابل استدلال ہے اس لیے کہ روایات کے سلسلے میں ثقہ اور ثبت راویوں کی مخالفت کرتا ہے۔ حافظ ابن حبان اور حافظ ذہبی نے زیر بحث روایت کو اُن کی مردود روایات کی ایک مثال پیش کی ہے۔ [39]

تیسرا طریق: أبو محمد الجزری وھو حمزۃ النصیبی عن عمرو بن دینار عن ابن عباسؓ مرفوعاً:

" وَمَنْ أَكَلَ دِرْهَمَ رِبًا فَهُوَ ثَلَاثٌ وَثَلَاثِينَ زَنْيَةً"[40]

"جس نے سود کا ایک درہم کھایا تو اس کی مثال ۳۳ بار زنا کرنے کی طرح ہے۔"

اس کا راوی حمزہ بن ابی حمزہ النصیبی احادیث وضع کرتا تھا ۔ اُس کی ساری روایات منکر اور موضوع ہوتی ہیں جس کی ساری ذمہ داری اس پر ہوتی ہے۔ اُس کے اساتذہ اور تلامذہ پر اس کی کوئی ذمہ داری نہیں۔ [41]

چوتھا طریق: اوزاعی عن ابن ابی کثیر عن ابن عباسؓ موقوفاً۔

اس کے بارے میں امام ابن ابی حاتم لکھتے ہیں: "قَالَ أَبِي: هَذَا أَشْبَهُ "[42]

"میرے والد نے کہا یہ [سیدنا ابن عباسؓ سے موقوفاً] زیادہ درست ہے۔"

اس بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ سیدنا ابن عباس سے منسوب یہ روایت مرفوعاً درست اور ناقابل اعتماد ہے جسے شواہد و متابعات میں پیش کرنے کی صلاحیت بھی نہیں پائی جاتی اس لیے کہ اس کی کوئی بھی سند ضعیف ‘ متروک اور کذاب راوی سے خالی نہیں۔

سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت:

مسعدہ الفزاری ‘عن ابن ابی ذئب ‘عن نافع ‘عن ابن عمرؓ مرفوعاً:

"الرِّبَا اثْنَانِ وَسَبْعُونَ بَابًا"[43]

"سود کے (گناہ) کے ۷۲ باب ہیں۔"

اس کا راوی مسعدۃ الفزاری منکر الحدیث اور غیر معروف ہے۔[44]

سیدنا عبد اللہ بن مسعودؓ کی روایت:

جسے امام حاکم اور اُن کی سند سے امام بیہقی نے ان الفاظ میں نقل کیا ہے:

"الرِّبَا ثَلَاثَةٌ وَسَبْعُونَ بَابًا، أَيْسَرُهَا مِثْلُ أَنْ يَنْكِحَ الرَّجُلُ أُمَّهُ"[45]

"سود کے ۷۳ گناہ ہیں جن میں سے سب سے معمولی یہ ہے کہ کوئی اپنی والدہ سے نکاح کرے۔"

امام بیہقی لکھتے ہیں:

"هَذَا إِسْنَادٌ صَحِيحٌ، وَالْمَتْنُ مُنْكَرٌ بِهَذَا الْإِسْنَادِ، وَلَا أَعْلَمُهُ إِلَّا وَهْمًا وَكَأَنَّهُ دَخَلَ لِبَعْضِ رُوَاةِ الْإِسْنَادِ فِي إِسْنَادِهِ"[46]

"اس کی سند صحیح ہے لیکن یہ متن اس سند کے ساتھ منکر ہے۔ میرے علم کے مطابق اس سند کے بعض راوی وہم کا شکار ہو گئے ہیں اور ایک سند کے بجائے دوسرے سند لکھ دی ہے۔"

سیدنا ابو ہریرۃؓ کی روایت:

پہلا طریق: عبد اللہ بن زیاد ' أخبرنا عکرمۃ بن عمار ' عن یحیی بن أبي کثیر ' عن أبي سلمۃ بن عبد الرحمن عن أبي هریرۃؓ مرفوعاً:

"الرِّبَا سَبْعُونَ بَابًا أَصْغَرُهَا كَالَّذِي يَنْكِحُ أُمَّهُ"[47]

" سود کے (گناہ کے) ستر باب ہیں جن میں سے سب سے چھوٹا دروازہ یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی والدہ سے نکاح کرے۔"

امام بخاری لکھتے ہیں: اس کا راوی عبد اللہ بن زیاد منکر الحدیث ہے۔[48]

امام بخاری کی اصطلاح میں منکر الحدیث سے روایت نہیں لی جاتی:

"مُنْكَرُ الحديثِ ' لَيْسَتْ أَرَى الرِّوَايَةَ عَنْهُمْ وإذا قالوا: سَكَتُوا عَنْهُ ' فَكَذَاكَ لا أَرْوِي عَنْهُمْ"[49]

"منکر الحدیث راوی اور جس راوی کے بارے میں محدثین سکتوا عنہ کہیں میں اُن سے روایت نہیں لیتا"

جس کی تعبیر امام یحییٰ بن سعید القطان اور حافظ ذہبی نے اس طرح کی ہے:

"كُلُّ مَنْ قُلْتُ فِيهِ مُنْكَرُالْحَدِيْثِ فَلاَتَحِلُّ الرِّوَايَةُ عَنْهُ"[50]

"میں جس راوی کے بارے میں منکر الحدیث کہوں تو اُس سے روایت لینا جائز نہیں"

دوسرا طریق: أبو معشر نجیح بن عبد الرحمن عن سعید المقبري عن أبي هريرةؓ مرفوعاً:

"الرِّبَا سَبْعُوْنَ حُوباً أَيْسَرُهَا أَنْ يَنْكِحَ الرَّجُلُ أُمَّهُ"[51]

"سود کے ستر گناہ ہیں جن میں سب سے ہلکا گناہ اس قدر [بڑا] ہے جیسے کوئی شخص اپنی ماں سے نکاح کرے۔"

اس حدیث کے ضعف کی دو علتیں ہیں:

1. ابو معشر نجیح بن عبد الرحمن سندی ضعیف ہیں۔ علامہ بوصیری لکھتے ہیں: اس کے ضعیف ہونے پر محدثین کے مابین اتفاق ہے۔[52]
2. پھر یہ ضعیف راوی سعید مقبری سے اس کو نقل کرنے میں منفرد ہے اُن کا کوئی ثقہ راوی اُن سے یہ روایت نہیں کرتا جب کہ امام بخاری لکھتے ہیں: ابو معشر سندی منکر الحدیث ہے۔[53]

تیسرا طریق: عبد اللہ بن سعید المقبری عن جدہ عن أبي هريرةؓ مرفوعاً:

"الرِّبَا سَبْعُوْنَ حُوْباً أَيْسَرُهَا نِكَاحُ الرَّجُلِ أُمَّهُ"[54]۔

"سود کے ستر گناہ ہیں جن میں سب سے ہلکا گناہ اس قدر [بڑا] ہے جیسے کوئی شخص اپنی ماں سے نکاح کرے۔"

اس سند کے ساتھ یہ روایت دو وجوہ سے باطل ہے:

1. عبد اللہ بن سعید المقبری متروک الحدیث ہے۔ حافظ ذہبی لکھتے ہیں: امام فلاس کہتے ہیں: منکر الحدیث اور متروک ہے۔ امام یحییٰ بن سعید کہتے ہیں: مجھے ایک مجلس میں اُس کا جھوٹا ہونا ظاہر ہو گیا۔ امام دار قطنی اسے متروک اور ذاہب کہتے ہیں۔ امام احمد نے ایک ایک بار فرمایا: کچھ بھی نہیں اور ایک بار فرمایا: متروک ہے[55]۔
2. پھر یہ ضعیف راوی سعید مقبری سے اس کو نقل کرنے میں منفرد ہے اُن کا کوئی ثقہ راوی اُن سے یہ روایت نہیں کرتا۔

چوتھا طریق: بقية ثنا ابن ثوبان حدثني من سمع سعید المقبري عن أبي هريرةؓ موقوفاً:

"الرِّبَا إِثْنَانِ وَسَبْعُوْنَ بَاباً أَدْنَاهَا كَالَّذِيْ يَأْتِيْ أُمَّهُ"[56]

" سود کے ۷۲ گناہ ہیں جن میں سب سے ہلکا گناہ اس قدر [بڑا] ہے جیسے کوئی شخص اپنی ماں سے نکاح کرے۔"

یہ روایت بھی نا قابل استدلال ہی ہے اس لیے کہ ایک تو یہ موقوف ہے اور دوسرا یہ کہ سعید مقبری سے اسے نقل کرنے والے کا نام کا کوئی علم نہیں کہ کون تھا۔ ثقہ تھا یا غیر ثقہ؟

پانچواں طریق: یحییٰ بن متوکل عن ابن عباد عن أبیہ عباد عن جدہ عن أبي هريرةؓ مرفوعاً:

"الرِّبَا إِثْنَانِ وَسَبْعُونَ حُوْباً أَدْنَاهَا بَاباً بِمَنْزِلَةِ النَّاكِحِ أُمَّهُ"[57]

" سود کے ۷۲ گناہ ہیں جن میں سب سے ہلکا گناہ اس قدر [بڑا] ہے جیسے کوئی شخص اپنی ماں سے نکاح کرے۔"

اس طریق کے بارے میں عرض ہے کہ:

اسے نقل کرنے والا علامہ نجم الدین عمر بن محمد بن احمد نسفی [وفات: ۵۳۷ھ صاحب القند] ہیں جن کے بارے میں امام ابن السمعانی لکھتے ہیں:

"ولم أدركه بسمرقند حياً وحدثني عنه جماعة و إنما ذكرته في هذا المجموع لكثرة تصانيفه وشيوع ذكره وإن لم يكن إسناده عالياً وكان ممن أحب الحديث وطلبه، ولم يرزق فهمه، وله شعر حسن مطبوع على طريقة الفقهاء والحكماء"[58]

"سمرقند سے اُن کی زندگی میں اُن سے میری ملاقات نہ ہو سکی البتہ اساتذہ کی ایک جماعت نے اُن کی سند سے مجھے احادیث سنائیں۔ اُن کی تصانیف بکثرت ہیں اور اُن کا ذکر خاص وعام میں ہو رہا ہے اس لیے میں نے یہاں اُن کا ذکر کیا اگرچہ اُن کی اِسناد عالی نہیں۔ وہ حدیث اور طلبِ حدیث سے محبت و شغف رکھتے تھے البتہ انہیں حدیث کا فہم نہیں ملا تھا۔ فقہاء اور حکماء کے انداز پر اُن کے اَشعار بھی ہیں۔"

اس کے اکثر رُواۃ کا جرح و تعدیل کی کتابوں میں کوئی ذکر نہیں البتہ ایک راوی یحییٰ بن متوکل باہلی ابو عقیل کا ذکر فن کی کتابوں میں ملتا ہے۔ ان کے بارے میں حافظ ابن عدی لکھتے ہیں: ان کی روایتیں محفوظ نہیں ہوتیں۔[59]

حافظ ابن حبان لکھتے ہیں:

"منکر الحدیث ہیں۔ بے اصل واَساس روایتیں نقل کرنے میں منفرد ہے اس فن سے شناسائی رکھنے والا کوئی شخص اُن کی روایات سنے تو فوراً یہ حقیقت آشکار ہو جائے گی کہ یہ مصنوع ہیں"[60]

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت:

عمران بن أنس أبو أنس المكي عن عبد الله بن عبيد الله بن أبي مليكة عن عائشة رضي الله عنها مرفوعاً:

"دِرْهَمُ رِبًا أَعْظَمُ عِنْدَ الله حرجاً مِنْ سِتٍّ وَثَلَاثِينَ زَنْيَةً"[61]

"سود کے ایک درہم کھانے کی سزا اللہ تعالیٰ کے نزدیک اُنتالیس بدکاریوں سے زیادہ ہے۔"

یہ روایت شدید ضعیف ہے اس لیے کہ اس کا ایک راوی عمران بن انس ابو انس المکی ضعیف ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں: منکر الحدیث ہے۔[62]

ابو احمد الحاکم فرماتے ہیں: یہ روایت منکر ہے۔ (الاسامی والکنیٰ ۱:۴۲۴)

عبد اللہ بن حنظلۃ بن الراہب کی روایت:

لیث بن ابی سُلیم ،عن ابن ابی ملیکۃ ،عن عبد اللہ بن حنظلۃ بن الراہب مرفوعاً:

" دِرْهَمٌ مِنْ رِبًا أَعْظَمُ عِنْدَ اللَّهِ مِنْ سِتٍّ وَثَلَاثِينَ زَنْيَةً "[63]

" سود کے ایک درہم کی گناہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک چھتیس مرتبہ بدکاری کرنے سے زیادہ ہے"

اس کا راوی لیث بن ابی سُلیم صدوق ہونے کے باوجود ضعیف ہیں اس لیے کہ آخری زندگی میں اختلاط کا شکار ہو گئے تھے اور اُن کی قبل از اختلاط اور بعد از اختلاط والی روایتیں آپس میں اس طرح گڈ مڈ ہو گئیں کہ ان میں تمییز کرنا مشکل ہو گیا اس بناء پر متروک ہو گئے۔[64]

کعب الاحبار: کعب بن ماتع حمیری کی موقوف روایت:

یہ روایت تین طرق سے مروی ہے:

پہلا طریق: بکار قال: سمعتُ ابن أبي مليكة يحدث عن عبد الله بن حنظلة عن كعب أنه قال:

" لِأَنْ أَزْنِيَ ثَلَاثَةً وَثَلَاثِينَ زَنْيَةً أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ آكُلَ دِرْهَمَ رِبًا "[65]

" ۳۳ بار منہ کالا کرنا مجھے سود کا ایک درہم کھانے سے زیادہ محبوب ہے۔"

اس کے راوی ثقہ ہیں اور یہ کعب الاحبار کی ذاتی رائے ہے۔

دوسرا طریق: ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ: حَدَّثَنِي ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ حَنْظَلَةَ بْنِ الرَّاهِبِ، يُحَدِّثُ فِي الْحِجْرِ، عَنْ كَعْبِ الْأَحْبَارِ، أَنَّهُ قَالَ : «رِبًا دِرْهَمٍ يَأْكُلُهُ الْإِنْسَانُ فِي بَطْنِهِ وَهُوَ يَعْلَمُهُ أَعَزُّ عَلَيْهِ فِي الْإِثْمِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِنْ سِتٍّ وَثَلَاثِينَ زَنْيَةً "[66]

"سود کا ایک درہم جسے کوئی انسان اپنے پیٹ میں اس حال میں ڈالتا ہے کہ اسے
اس کا علم ہو تو قیامت کے روز اس کا گناہ چھتیس بدکاریوں سے زیادہ ہوگا۔"

اس کی سند صحیح ہے اور یہ بھی حسبِ سابق کعب الاحبار پر موقوف ہے۔

تیسرا طریق: عبد العزیز بن رفیع عن ابن أبي مليكة عن عبد الله بن حنظلة عن كعب۔[67]

اس کی سند صحیح ہے اور یہ بھی حسبِ سابق کعب الاحبار پر موقوف ہے۔ خلاصہ یہ نکلا کہ قرآن مجید اور صحیح احادیث کے رو سے اگرچہ سود کا شمار کبیرہ گناہوں میں ہوتا ہے۔ سود قطعاً حرام ہے اور سودی لین دین دنیاوی اور اُخروی خسران کا باعث ہے لیکن کسی صحیح اور مرفوع روایت میں ثابت نہیں کہ سود زنا سے بڑھ کر حرام اور گناہ ہے۔

حواشی وحوالہ جات

[1] کتاب الصمت :۱۲۴' حدیث:۱۷۵' الکامل فی ضعفاء الرجال ۳۸۶:۵' بذیل ترجمہ عبداللہ بن کیسان ابومجاہد مروزی ' شعب الایمان ' بیہقی ۳۹۵:۴' حدیث:۵۵۲۳' الترغیب والترہیب ' ابوالقاسم اصبہانی ۱۹۲:۲' حدیث:۱۴۱۰

[2] شعب الایمان ' بیہقی ۳۹۵:۴' حدیث:۵۵۲۳

[3] التاریخ الکبیر ۱۷۸:۵' ترجمہ:۵۶۱' الکامل فی ضعفاء الرجال ۳۸۶:۵' ترجمہ:۱۰۵۵

[4] الموضوعات ۲۲:۳' حدیث:۱۲۲۸

[5] تہذیب الکمال ۳۹۶:۱۳' ترجمہ:۲۹۶۸

[6] التاریخ الکبیر ۳۵۱:۴' ترجمہ:۳۱۰۵' التاریخ الصغیر ۱۸۵:۲

[7] الضعفاء والمتروکین ' ترجمہ:۳۱۶

[8] المراسیل ' ابن ابی حاتم ' ص:۲۴۵' المطالب العالیہ ۲:۳' حدیث:۲۷۰۵

[9] المراسیل ' ابن ابی حاتم ' ص:۲۴۵

[10] المعجم الاوسط ۲۲۷:۵' حدیث:۱۵۱۷

[11] احوال الرجال ' ترجمہ:۱۹۹

[12] التاریخ الکبیر ۱۵۵:۳' ترجمہ:۲۰۰۷

[13] المجروحین ۵۴:۲' ترجمہ:۶۳۲

[14] المعجم الکبیر ' الجزء المفقود ۱۷۱-۱۷۲:۱۳' حدیث:۴۱۱

[15] الجرح والتعدیل ۳۰۳:۸' ترجمہ:۱۳۹۹

[16] سیر اعلام النبلاء ۳۴۵:۱۳

17 الجرح والتعدیل ۱۴۸-۱۴۵:۵، ترجمہ:۶۸۲

18 مصنف عبد الرزاق ۴۶۱:۱۰، حدیث:۱۹۷۰۶

19 شعب الایمان ۴ :۳۹۲، ۳۹۳، حدیث:۵۵۱۴

20 مجمع الزوائد ۱۱۷:۴

21 القَولُ المُسَدَّدْ:۴۱

22 شعب الایمان ۳۹۳:۴، حدیث:۵۵۱۵

23 الضعفاء الکبیر ۲۵۸:۲، بذیل ترجمہ: عبد اللہ بن زیاد:۸۰۸

24 الترغیب والترہیب ۶:۳، بذیل حدیث:۱۲

25 الکامل فی ضعفاء الرجال ۴۷۸:۶، ترجمہ:۴۴۴-(۱۴۱۲)

26 الکاشف ۲۷۶:۲، ترجمہ:۳۹۲۰-(۴۱۴۰۶)

27 علل الحدیث ۳۷۲:۱، بذیل حدیث:۱۱۰۵

28 شعب الایمان ۲۹۹:۵، حدیث:۶۷۱۵

29 تقریب التہذیب:۱۳۱، ترجمہ:۲۲۳

30 علل الحدیث، ابن ابی حاتم ۳۹۱:۱، حدیث:۱۱۷۰

31 تاریخ بغداد ۷۶:۶

32 تاریخ بغداد ۷۶:۶، بذیل ترجمہ:۳۱۱۲

33 الجرح والتعدیل ۴۰۴:۳، ترجمہ:۱۸۴۸

34 سوالات البرقانی:۲۷، ترجمہ:۱۲۵

35 المجروحین من المحدثین ۲۹۴:۱، ترجمہ:۲۲۵

36 المجروحین من المحدثین ۲۹۴:۱

37 میزان الاعتدال ۵۴۶:۱، ترجمہ:۲۰۴۳

38 المعجم الصغیر ۱۸۷:۱، حدیث:۲۲۴، المعجم الاوسط ۱۸۰:۲، حدیث:۲۹۴۴، مسند الشامیین ۶۱:۱، حدیث:۶۳

39 المجروحین من المحدثین ۴۱۲:۱، ترجمہ:۴۰۳، میزان الاعتدال ۱۳۶-۱۳۵:۲، ترجمہ:۳۱۷۲

40 المعجم الکبیر ۹۴:۱۱، حدیث:۱۱۲۱۶

41 الکامل فی ضعفاء الرجال ۲۶۶-۲۶۲:۳، ترجمہ:۱۳۳-(۵۰۲)

42 علل الحدیث ۳۷۲:۱، بذیل حدیث:۱۱۰۵

43 الکامل فی ضعفاء الرجال ۱۲۸:۸، بذیل ترجمہ:۲۵۵-(۱۸۷۶)

44 الکامل فی ضعفاء الرجال ۸:۱۲۸ بذیل ترجمہ: ۲۵۵-(۱۸۷۶) میزان الاعتدال ۴:۹۹ ترجمہ: ۸۴۶۸

45 المستدرک ۲:۳۷ شعب الایمان ۴:۳۹۴ حدیث: ۵۵۱۹

46 شعب الایمان ۴:۳۹۴

47 التاریخ الکبیر ۵:۹۵ ترجمہ: ۲۶۹ الضعفاء الکبیر ۲:۲۵۷ ترجمہ: ۸۰۸ شعب الایمان ۴:۳۹۴ حدیث: ۵۵۲۱

48 التاریخ الکبیر ۵:۹۵

49 التاریخ الاوسط ۲:۱۰۷

50 بیان الوہم والایہام ۲:۲۶۴؛ ۳:۹۳، ۳:۷۷؛ ۴:۲۱۳؛ ۵:۱۴۴، ۱۴۹؛ میزان الاعتدال ۱:۶ بذیل ترجمہ ابان بن جبلہ کوفی

51 سنن ابن ماجہ ابواب التجارات (۱۲) باب التغلیظ فی الربا (۵۸) حدیث: ۲۲۷۴

52 مصباح الزجاجۃ ۲:۱۹۷ بذیل حدیث: ۷۹۹-(۲۲۷۴)

53 التاریخ الکبیر ۸:۱۱۴ ترجمہ: ۲۳۹۷

54 مصنف ابن ابی شیبہ ۱۱:۳۱۹ حدیث: ۲۲۴۳۷ الترغیب

الترہیب اصبہانی ۱:۳۴۸ حدیث: ۵۹۰، ۲:۱۹۱ حدیث: ۱۴۰۹

55 میزان الاعتدال ۲:۴۲۹ ترجمہ: ۴۳۵۳

56 مسند الشامیین ۱:۱۵۷ حدیث: ۲۵۴

57 القند فی ذکر علماء سمرقند: ۴۵۵ بذیل ترجمہ: ۸۶۱

58 التحبیر فی المعجم الکبیر ۱:۲۳۵ ترجمہ: ۵۱۴

59 الکامل فی ضعفاء الرجال ۹:۴۳

60 المجروحین ۲:۴۶۸ ترجمہ: ۱۲۰۲

61 الکنیٰ والاسماء دولابی ۱:۳۵۱ حدیث: ۶۲۴ الضعفاء الکبیر ۲:۲۹۶ بذیل ترجمہ عمران بن انس الاسامی والکنیٰ ابو احمد الحاکم ۱:۴۲۴ بذیل ترجمہ ابو یونس عمران بن انس المکی

62 سنن الترمذی ۳:۳۳۹ کتاب الجنائز (۸) باب (۳۴) بذیل حدیث: اُذکروا مَحَاسِنَ موتاکم وکُفُّوا عن مَسَاوِیهِم (۱۰۱۹)

63 المعجم الاوسط ۲:۱۰۸ حدیث: ۲۶۸۲

64 تقریب التہذیب: ۴۹۵ ترجمہ: ۵۶۸۵ تقریب التہذیب: ۴۹۵ ترجمہ: ۵۶۸۵

65 مصنف عبد الرزاق ۸:۳۱۵ حدیث: ۱۵۳۴۸

66 الضعفاء الکبیر ۲:۲۵۸ بذیل ترجمہ: ۸۰۹

67 مصنف عبد الرزاق ۸:۳۱۵ مصنف ابن ابی شیبہ ۱۱:۲۳۱۶-۲۳۱۵ مسند احمد ۵:۲۲۵ سنن دار قطنی ۶۱۱ تاریخ دمشق الکبیر ۲۷:۴۱۹